ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 اگست 1964

بسواناتھ پرساد

بنام

یونین آف انڈیا ودیگراں

(پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس ایم ہدایت اللہ، جے۔سی شاہ، رگھوبردیال اورایس ایم سیکری جسٹسز)۔

مائنز اینڈ منرلز (ریگولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ایکٹ، 1948 (53سال 1948)، دفعہ 5-حصول-نوٹیفیکیشن-بدنیتی-اگر کانوں کو کھولنے میں تاخیر کا ثبوت ہے تو قاعدہ '39 اگر دفعہ 17 کے تحت جائز اور مجاز ہے تو دفعہ 5 میں گرانٹ دی جائے۔ ایکٹ، 1952 (12سال 1952)، دفعہ 17-کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) قواعد، 1954، قاعدہ 39 معدنی رعایتی قواعد، 1948، قواعد rr 37، 48 آئین ہند، آرٹیکل 14، 19۔

کوئلہ بیئرنگ ایریاز (حصول اورترقی) ایکٹ (20 سال 1957) کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کے ذریعہ مرکزی حکومت نے درخواست گزار کی کولیری میں کوئلے کی توقع کرنے کے اپنے ارادے کا نوٹس دیا۔ درخواست گزار نے ایکٹ کی دفعہ 8(20 سال 1957) کے تحت مجوزہ حصول پر کوئی اعتراض دائرنہیں کیا۔حکومت کی جانب سے اس اطلاع کے جواب میں کہ مذکورہ علاقے کو مطلع کیا گیا ہے، درخواست گزار نے زور دے کر کہا کہ وہ مذکورہ نوٹیفکیشن کے ذریعہ قانون کے پابند نہیں ہیں۔ ان کے مطابق انہوں نے 1956 میں کولیری خریدنے کے فورا بعد ہی اس پر کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ مدعا علیہان نے اس سے انکار کیا تھا اور اس معاملے پر ہائی کورٹ نے درخواست گزار کے خلاف پایا تھا۔ ایکٹ(20 سال 1957) کی دفعہ 4(4) کے تحت مرکزی حکومت کو

زمین کے اس حصے کو حاصل کرنے سے روک دیا گیا تھا جس میں کوئلے کی کان کنی کا کام فی الحال نافذ کسی بھی قانون، قاعدہ یا حکم کی دفعات کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ جواب دہندگان نے اس شق پر بھروسہ کرتے ہوئے مزید کہا کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ درخواست گزار نے کانوں کا کام کیا تھا تو یہ قانون کے مطابق نہیں کیا گیا تھا۔اس نکتے پر بھی ہائی کورٹ نے درخواست گزار کے خلاف فیصلہ سنایا۔اس کے خلاف درخواست گزار نے دلیل دی کہ کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) قوائد، 1954 کا قاعدہ 39، جس کے تحت کولری کھولنے کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا تھا، غیر قانونی ہے کیونکہ مرکزی حکومت ایکٹ کی دفعہ 17 (12 سالِ 1952) کے تحت یہ قاعدہ نہیں بنا سکتی تھی اور یہ کانوں کو کھولنے سے غیر قانونی انکار تھا جس کے نتیجے میں نوٹیفکیشن کے وقت کولیری پر کام نہیں کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے مزید دلیل دی کہ اگر قاعدہ 39 درست تھا تب بھی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا تھا، جس کا مقصد ایکٹ (20 سال 1957) کی دفعہ 4 (4) میں طے شدہ پابندی سے بچنا تھا۔ مدعا علیہان نے اعتراض کیا کہ درخواست گزار نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لیز حاصل کی ہے اور اس لئے انہیں یہ الزام لگانے کا کوئی حق نہیں ہے کہ کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) قواعد کا قاعدہ 39 آئین کے آرٹیکل 19 کی خلاف ورزی ہے۔اس اعتراض کو مسترد کرنے کے لئے درخواست گزار نے یہ نکتہ اٹھایا کہ مائنز اینڈ منرلز (ریگولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ) قوائد کے قواعد rr 37 اور 48 مائنز اینڈ منرلز (ریگولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ایکٹ 1948 کے منافی ہیں۔

حکم ہوا کہ: (i) نوٹیفکیشنز کو کسی بدنیتی کی وجہ سے خراب نہیں کیا گیا تھا۔ درخواست گزار کی درخواستوں کو نمٹانے میں تاخیر واضح ہے، لیکن تاخیر بذات خود بدنیتی کا ثبوت نہیں ہے، خاص طور پر جب کوئلہ بورڈ نے بہت پہلے کانوں کو دوبارہ کھولنے کی اجازت نہ دینے کے اپنے پہلے فیصلے پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔[54C-E]

(ii) قاعدہ 39 غیر قانونی نہیں تھا اور اسے دفعہ 17 کے تحت مجاز کیا گیا تھا۔ ایکٹ (12 سال 1952) [55C-D]

قاعدہ 39 کو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ کوئلے کے تحفظ کو یقینی بنانے کے طرز پر بنایا گیا ہے۔ اگر کسی کان کو کھولنا ہے یا دوبارہ کھولنا ہے تو کول بورڈ کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا ایسا کرنا ضروری ہے اور اسے اس وقت مخصوص گریڈ کے لئے ملک کی ضروریات کو دھیان میں رکھنا ہوگا۔ [55B.C]

(iii) ایکٹ (53 سال 1948) دفعہ 5 کے تناظر میں ' گرانٹ ' کا لفظ، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ جائیداد کی منتقلی اور کان کنی کی لیز کو جائیداد قرار دیتا ہے۔ پارلیمنٹ نے 1957 کے ایکٹ 67 کی دفعہ 13 (1) میں ' گرانٹ ' کا لفظ استعمال کرتے ہوئے سیکشن 13 (2) (1) میں خاص طور پر ان قواعد کے بارے میں قواعد وضع کیے تھے جن کے تحت پراسپیکٹنگ لائسنس یا کان کنی کی لیز منتقل کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ قواعد مخالف تھے، تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ درخواست گزار نے ان قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کولیری حاصل کی۔ نتیجتاً ان کی جائیداد میں اتنی دلچسپی نہیں تھی کہ وہ کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) قوائد، 1954 کے قاعدہ 39 کے آئینی جواز کے بارے میں سوال اٹھا سکیں۔ [56E-G]

میسن، ہیرنگ اور بروکس بمقابلہ ہیرس 653. K.B 1 [1921] ممتاز شدہ

(iv) ان حالات میں آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی میں کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا گیا ہے۔ گریڈ IIIB کوئلے کی مانگ پانچ سال گزرنے کے بعد آسانی سے مختلف ہو سکتی ہے، اور کول بورڈ کو 1959 اور 1963 میں موجود حقائق کی بنیاد پر دوسری کولیری کی لیز کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل تھا۔ [57C-D]

اصل دائرہ اختیار- رٹ پٹیشن نمبری 14 سال 1964۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبری 143 سالِ 1964۔

پٹنہ ہائی کورٹ کے 23 مئی 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے

اپیل M.J.C نمبری 1069 سال 1962 میں کی گئی۔

سی بی اگروال اور کے کے سنہا، درخواست گزار کی طرف سے (رٹ پٹیشن نمبر 14 / 1964 میں) اور اپیل کنندہ (دیوانی اپیل نمبر 143 / 1964 میں)۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایس وی گپتے، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل اور بی آر جی کے آچار (رٹ پٹیشن نمبر 14 / 1964 اور دیوانی اپیل نمبر 143 / 1964 میں)۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سکری نے سنایا

سیکری جسٹس:۔ نمٹانے کے لئے ہمارے سامنے دو معاملات ہیں۔ ان میں سے ایک پٹنہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل ہے، جس میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت بسوا ناتھ پرساد کی طرف سے دائر عرضی کو خارج کر دیا گیا تھا۔ دوسری درخواست آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی ہے۔ آرٹیکل 32 کے تحت عرضی میں کچھ ایسے نکات اٹھائے گئے ہیں جن پر ہائی کورٹ میں بحث نہیں ہوئی تھی اور کچھ دستاویز جو ہائی کورٹ کے سامنے پیش نہیں کیے گئے تھے وہ اس عدالت میں دائر کیے گئے ہیں۔ ان حالات میں پہلے عرضی نمٹانا آسان لگتا ہے، لیکن جہاں مناسب ہو، ہم کسی خاص نکتے پر ہائی کورٹ کے نتائج اور استدلال کی نشاندہی کریں گے۔ درخواست گزار کے وکیل جناب سی بی اگروال کے ذریعہ اٹھائے گئے نکات کا فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حقائق کو کچھ تفصیل سے بیان کیا جائے، کیونکہ، دیگر چیزوں کے ساتھ، وہ عرض کرتے ہیں کہ درخواست گزار کی کانوں کو حاصل کرنے میں مرکزی حکومت کی کارروائی بدنیتی پر مبنی تھی۔

درخواست گزار نے 29 نومبر 1956 کو بنگال کول کمپنی لمیٹڈ، کلکتہ سے 20,000 روپے میں دھوبیدیہ کولیری نامی کولیری خریدی۔ ان کے پاس معدنی 1949 رعایتی قواعد کے قاعدہ 6 کے تحت منظور شدہ منظوری کا سرٹیفکیٹ تھا۔ ان کے مطابق انہوں نے فوری طور پر کولیری پر کام کرنا شروع کر دیا۔ جواب دہندگان نے اس کی تردید کی ہے۔ یہ ہائی کورٹ کے سامنے زیر بحث مسائل میں سے ایک ہے، جس نے اسے درخواست

گزار کے خلاف پایا۔ کوئلہ بردار علاقے (حصول اور ترقی) ایکٹ (20 سال 1957) کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت مرکزی حکومت کو زمین کے اس حصے کو حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے جس میں کوئلے کی کان کنی کا کام دراصل کسی بھی قانون سازی، قاعدہ کی دفعات کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ یا فی الحال نافذ العمل ہونے کے لئے حکم . عدالت نے کہا، 'اس شق پر بھروسہ کرتے ہوئے مدعا علیہان کا مزید کہنا ہے کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ درخواست گزار نے کانوں کا کام کیا تھا، تب بھی یہ قانون کے مطابق نہیں کیا گیا۔ اس نکتے پر بھی ہائی کورٹ نے درخواست گزار کے خلاف فیصلہ سنایا۔

کولیری حاصل کرنے کے بعد، درخواست گزار نے، ان کے مطابق، کان پر سنجیدگی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ایک مائنز منیجر کی خدمات حاصل کیں، جنہیں چیف انسپکٹر آف مائنز نے ایسا کرنے کا اختیار دیا تھا، اور بجلی کے کنکشن کو محفوظ بنانے کے لیے اسسٹنٹ الیکٹریکل انجینئر، گریدی کے پاس 2000 روپے جمع کرائے۔ اس نے پہاڑی سیم کا استحصال کیا اور کان میں دو شفٹیں بھی تھیں۔ انہوں نے باقاعدہ طور پر گوشوارے جمع کرائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے کوئلے پر سیلز ٹیکس اور ایکسائز بھی ادا کیا، جو 31 دسمبر 1958 کو ختم ہونے والے سال کے سالانہ گوشوارہ میں 4200 ٹن تھا، جس میں کولیری کی کھپت اور کوک بنانے میں استعمال ہونے والا کوئلہ بھی شامل تھا۔ انھوں نے مزدوری کی اور سال 1957 کے دوران 1103 مزدوردن کے کام کے لیے تقریباً 41 ہزار روپے ادا کیے۔ اس سلسلے میں ہمیں کول بورڈ کی جانب سے کلکتہ ہائی کورٹ کے سامنے دائر ایک حلف نامہ کا حوالہ دیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ درخواست گزار نے کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) قواعد، 1954 کے قاعدہ 39 (1) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کان کنی کا کام شروع کیا تھا، اور اس کے علاوہ کوئلہ کمشنر کے ذریعہ پہلے دیئے گئے پرانے گریڈ کی بنیاد پر مذکورہ قواعد کے قاعدہ 39 (4) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئلہ بھیجا جا رہا تھا۔ سال 1948 میں کولیری کی بندش تک۔ تاہم، فروری 1958 میں مذکورہ گریڈ واپس لے لیا گیا تھا" .

ان حقائق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ درخواست گزار نے کوئلہ اکٹھا کرنے کا مظاہرہ کیا تھا لیکن ان تمام کارروائیوں میں کوئلے کی کان کنی کے کاموں کو ذیلی کے معنی میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

کوئلہ بیئرنگ ایریاز (حصول اور ترقی) ایکٹ، 1957 کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (4)۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ کوئلہ قانون کے برخلاف اٹھایا گیا تھا اور حکومت کی جانب سے کوئلے کے حصول کے وقت کوئلے کی کان کنی کا کوئی کام نہیں کیا جا رہا تھا۔ اس پر درخواست گزار کے وکیل نے جواب دیا کہ کوئلہ کانوں (کنزرویشن اینڈ سیفٹی رولز) 1954 کا قاعدہ 39، جس کے تحت کول بورڈ نے کولیری کھولنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا، غیر قانونی ہے کیونکہ مرکزی حکومت کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) ایکٹ، 1952 (1952 کا 12) کی دفعہ 17 کے تحت یہ قاعدہ نہیں بنا سکتی ہے۔ اور یہ کانوں کو دوبارہ کھولنے سے غیر قانونی انکار تھا جس کے نتیجے میں نوٹیفکیشن کے وقت کولیری پر کام نہیں کیا گیا تھا۔ درخواست گزار کے وکیل کا مزید کہنا ہے کہ اگر قاعدہ 39 درست بھی ہے تو بھی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا، جس کا مقصد کوئلہ بیئرنگ ایریاز (حصول اور ترقی ایکٹ) 1957 کی دفعہ 4 (4) میں طے شدہ پابندی سے بچنا تھا۔ اب، وہ کون سے حقائق ہیں جو کیس کے اس حصے سے متعلق ہیں؟ بنگال کول کمپنی، جس سے درخواست گزار نے کولیری حاصل کی تھی، نے 1948 میں کولیری میں کام کرنا بند کر دیا تھا۔ اس حقیقت کا ذکر اس درخواست میں کیا گیا ہے جو درخواست گزار نے 19 جنوری 1957 کو کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) قوائد 1954 کے قاعدہ 39 کے تحت کانوں کو دوبارہ کھولنے کے لئے پیش کی تھی۔ درخواست میں مزید کہا گیا ہے کہ سابق مالک کی جانب سے بندش کی وجوہات معلوم نہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ بجلی اور ٹرانسپورٹ کی عدم دستیابی کی وجہ سے وصولیاں بہت خراب تھیں اور بالآخر بند ہو گئیں۔ درخواست میں دیئے گئے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ جب درخواست گزار نے کولیری حاصل کی تو یہ آٹھ سال سے زیادہ عرصے سے بند تھی۔ بعد ازاں درخواست گزار کی جانب سے دی گئی وضاحت پر یقین نہیں کیا جا

سکتا کہ یہ درخواست کلریکل غلطی کے ذریعے دی گئی تھی۔ 10 اکتوبر 1957 کو کچھ خط و کتابت کے بعد درخواست گزار کو مطلع کیا گیا کہ کول بورڈ نے کولیری کو دوبارہ کھولنے کی اجازت نہیں دی ہے" کیونکہ آپ کے ذریعہ کام کرنے کی تجویز کردہ سیموں سے توقع کے مطابق زیادہ کوئلے کی پیداوار اب گریدی علاقے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ اس انکار کے باوجود درخواست گزار نے ریجنل انسپکٹر آف مائنز، دھن باد انسپکشن ریجن کے ساتھ کولیری کے ورکنگ پلان کے بارے میں خط و کتابت کی۔ یہ خط و کتابت کسی بھی طرح سے درخواست گزار کے کیس کو آگے نہیں بڑھا سکتی۔ 24 فروری 1958 کو کولری کے لئے مقرر کردہ گریڈ IIIB کو فوری طور پر واپس لے لیا۔ درخواست گزار سے مزید درخواست کی گئی تھی کہ وہ اب سے کولیری سے کوئی کوئلہ نہ بھیجیں۔ مندرجہ بالا تلاوت سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ درخواست گزار نیکانوں کا کام کیا تھا تو اس نے قاعدہ 39 کے برخلاف کام کیا تھا اور اس لیے اگر یہ قاعدہ درست ہے تو اس پر پابندی عائد ہے۔ کوئلہ بیئرنگ ایریاز (حصول اور ترقی) ایکٹ کی دفعہ 4 (4) نافذ نہیں ہوتی ہے۔

اس کے بعد، درخواست گزار نے اپنے حکم کو منسوخ کرنے کے لئے کول بورڈ کی نمائندگی کرنا شروع کر دی، 24 مارچ، 1958 کے اپنے خط کے ذریعہ، کول بورڈ نے اپنے موقف کو مضبوطی سے دہرایا اور درخواست گزار کو متنبہ کیا کہ اس نے کوئلہ کانوں کے تحفظ اور حفاظتی قواعد، 1954 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئلہ اٹھایا اور بھیجا۔ 30 جنوری 1959 کو حکومت ہند نے کول بورڈ کے فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ 20 جولائی 1959 کو بورڈ نے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن درخواست گزار مایوس نہیں ہوا۔ انہوں نے دوبارہ نمائندگی کرنا شروع کی اور کسی وجہ سے، جو ریکارڈ پر واضح نہیں تھا، کوئلہ بورڈ نے قبول کرنے والا ذہن دکھانا شروع کر دیا۔ اکتوبر 1959 میں، اس نے صنعت (ترقی اور ریگولیشن) ایکٹ، 1951 (1951 کا 65) کے تحت لائسنس یا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ پیش کرنے کے لئے کہا۔ اس موضوع پر کچھ خطوط کا تبادلہ کیا

گیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے مرکزی حکومت سے رابطہ کیا، جس نے مزید جانکاری مانگی۔ درخواست گزار نے اپنے جواب میں کہا کہ متعلقہ محکمے کی جانب سے متعدد خطوط موصول ہونے پر یکم اگست 1958 سے کولیری کا کام روک دیا گیا۔ بعد میں مزید جانکاری مانگی گئی اور مرکزی حکومت کو فراہم کی گئی۔ آخر کار درخواست گزار کو بتایا گیا کہ 1951 کے ایکٹ 65 کے تحت ان کے پاس لائسنس ہونا ضروری نہیں ہے۔ اب سے درخواست گزار کو کوئلہ بورڈ کی طرف سے بار بار بتایا گیا کہ یہ معاملہ زیر غور ہے، جبکہ درخواست گزار نے اپنا کیس دبانا جاری رکھا۔ 17 اکتوبر 1960 کو درخواست گزار کو مطلع کیا گیا کہ یہ معاملہ حکومت ہند کو بھیج دیا گیا ہے، جس کی ہدایات کا انتظار ہے۔ اب منظر نامہ اسٹیل، کان کنی اور ایندھن کی وزارت میں منتقل ہو گیا ہے، جو درخواست گزار کی طرف سے لکھے گئے خطوط کو تسلیم کرتی رہی۔ اپریل 1961 میں پوچھ گچھ کی گئی کہ آیا کولیری پر کام نہیں کیا گیا تھا۔ یکم جولائی 1961 کو مرکزی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا۔ S.O 1581 نے کوئلہ بیئرنگ ایریاز (حصول اور ترقی) ایکٹ، 1957 کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت درخواست گزار کی کولیری میں کوئلے کی توقع کرنے کے اپنے ارادے کا نوٹس دیا۔ ایک اور نوٹیفکیشن نمبر 484 زیر دفعہ (4)(1) کے ایکٹ سال 1957 جو 6 فروری 1962 کو 25.15 ایکر کے ایک اور علاقے کے حوالے سے جاری کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت مجوزہ حصول پر کوئی اعتراض دائر نہیں کیا۔ 23 نومبر 1961 کو ہی درخواست گزار کو حکومت کی جانب سے مطلع کیا گیا تھا کہ مذکورہ علاقے کو 1957 کے ایکٹ 20 کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفائی کیا گیا ہے۔ اس اطلاع کے جواب میں درخواست گزار نے کہا کہ وہ مذکورہ نوٹیفکیشن کے پابند نہیں ہیں۔

عرضی کے پیرا 32 میں درخواست گزار نے بدنیتی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا، 'اس طرح یہ بالکل واضح ہے کہ مدعا علیہ نمبر 2 (یعنی کوئلہ بورڈ) کے احکامات اور مدعا علیہ نمبر 1 (یعنی مرکزی حکومت) کی طرف سے جاری نوٹیفکیشن اور اس کے بعد کسی نہ کسی عرضی پر

معاملے کو طول دینے کا پورا ارادہ اور مقصد بد نیتی پر مبنی تھا۔ پیرا 21 میں کہا گیا ہے کہ مدعا علیہان اور ان کے حکام نے خفیہ مقاصد اور ضمانتی وجوہات کے ساتھ درخواست گزار کے خلاف ملی بھگت اور سازش کی اور درخواست گزار کی نمائندگی پر کوئی توجہ نہیں دی۔"

یہ الزامات کافی مبہم ہیں اور کوئلہ بورڈ اور مرکزی حکومت کے درمیان سازش کے معاملے کو حل کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں تاکہ درخواست گزار کو اس کی کولیری سے محروم کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ مذکورہ بالا حقائق کوئلہ بورڈ اور مرکزی حکومت کے درمیان موجود کسی سازش کی حمایت نہیں کرتے ہیں۔ درخواست گزار کی درخواستوں کو نمٹانے میں تاخیر واضح ہے، لیکن تاخیر بذات خود بد نیتی کا ثبوت نہیں ہے، خاص طور پر جب کوئلہ بورڈ نے جولائی 1959 میں کانوں کو دوبارہ کھولنے کی اجازت نہ دینے کے اپنے پہلے فیصلے پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ درخواست گزار اور نیشنل کول ڈیولپمنٹ کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے مدعا علیہ نمبر 3 کے ذریعہ کام کرنے والے گریدی کولیریز کے سپر انٹنڈنٹ کے درمیان ضابطہ فوجداری کی دفعہ 147 کے تحت کارروائی کی گئی تھی اور اس مقدمہ کو بد نیتی دکھانے کے لئے بھی مدد کے طور پر طلب کیا گیا تھا۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مذکورہ سپر انٹنڈنٹ کے درخواست گزار کے ساتھ دشمنی کا معاملہ کس طرح مرکزی حکومت کی بد نیتی کو ظاہر کرتا ہے۔ نتیجتاً، ہم سمجھتے ہیں کہ نوٹیفیکیشن نمبر ایس او 1581 اور ایس او 484 کسی بد نیتی کی وجہ سے خراب نہیں ہیں۔

اس سے ہمیں اس سوال کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ کیا کوئلے کی کانوں کے تحفظ اور حفاظت کے قوانین، 1954 کا قاعدہ 39 غیر منصفانہ ہے۔ مذکورہ قاعدہ 39 اور کوئلہ کانوں (تحفظ اور حفاظت) ایکٹ، 1952 کی دفعہ 17 مندرجہ ذیل شرائط میں ہیں:

" قائدہ 39 - کوئلے کی کانوں کو کھولنا اور دوبارہ کھولنا۔

(1) کوئلے کی کوئی کان یا سیم نہیں کھولی جائے گی اور کوئلے کی کان یا سیم جس پر چھ ماہ سے زیادہ عرصے سے کام بند ہے اسے دوبارہ کھولا جائے گا اور بورڈ کی تحریری اجازت کے بغیر

اور بورڈ کی ہدایات کے مطابق کوئی بھی آپریشن شروع نہیں کیا جائے گا"۔

سیکشن 17 (1) - مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ اور پچھلی اشاعت کی شرط کے تحت اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قواعد بنا سکتی ہے"۔

سیکشن 17 (2) مختلف مخصوص معاملات دیتا ہے جن پر قواعد بنائے جاسکتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی قاعدہ 39 کا احاطہ نہیں کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہماری رائے یہ ہے کہ مذکورہ قاعدہ درست ہے۔ اس ایکٹ کا مقصد کوئلے کے تحفظ کا انتظام کرنا اور کوئلے کی کانوں میں حفاظت کے لئے مزید اہتمام کرنا ہے۔ دفعہ 7 مرکزی حکومت کو اس طرح کے اختیارات کا استعمال کرنے اور ایسے تمام اقدامات کرنے یا کرنے کا اختیار دیتی ہے جو اسے ضروری یا مناسب یا مقرر ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قاعدہ 39 کو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ کوئلے کے تحفظ کو محفوظ بنانے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اگر کان کو کھولنا ہے یا دوبارہ کھولنا ہے تو کول بورڈ کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا ایسا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ اسے اس وقت کے مخصوص گریڈ کے لئے ملک کی ضروریات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر کوئلے کے ایک خاص گریڈ کی ضرورت نہیں ہے، تو یہ اسے مستقبل کے استعمال کے لئے محفوظ کرے گا، اگر اسے بڑھانے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے . نتیجے میں، ہم سمجھتے ہیں کہ قاعدہ 39 غیر قانونی نہیں ہے اور یہ ایکٹ کی دفعہ 17 (12 سال 1952) کے ذریعہ مجاز ہے . ان درخواستوں سے جو اگلا نکتہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا منرل کنسیشن قوائد 1949 کے قاعدہ rr 37 اور 48 مائنز اینڈ منرلز (ریگولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ایکٹ 1948 کی خلاف ورزی ہیں۔ یہ نکتہ درخواست گزار نے اپنے جوابی حلف نامہ میں اٹھایا ہے تاکہ مدعا علیہان کے اعتراض کو مسترد کیا جاسکے کہ درخواست گزار نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کولیری کی لیز حاصل کی تھی اور اس لئے اسے یہ الزام لگانے کا کوئی حق نہیں ہے کہ کوئلہ کانوں کے تحفظ اور حفاظت کے قواعد 1954 کا قاعدہ 39 آئین کے آرٹیکل 19 کی خلاف ورزی ہے۔ معدنیات کی رعایت کے قواعد، 1949،

کانوں اور معدنیات (ریگولیشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ایکٹ، 1948 کی دفعہ 5 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے تھے۔ 1957 کے ایکٹ 67 کے ذریعہ اس میں ترمیم کرنے سے پہلے سیکشن 5(1) میں کہا گیا ہے:

.5" کان کنی کی لیز کے بارے میں قواعد بنانے کا اختیار:

(1) مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ کان کنی کی لیز کی منظوری کو ریگولیٹ کرنے یا کسی معدنیات یا کسی بھی علاقے میں اس طرح کی لیز دینے پر پابندی لگانے کے لئے قواعد بنا سکتی ہے۔

قواعد 37 اور 48 مندرجہ ذیل شرائط میں ہیں:

"37" لیز کی منتقلی: لیز دار ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ اور قاعدہ 35 اور قاعدہ 38 کی پہلی شرط میں بیان کردہ شرائط کے تابع، اپنی لیز یا اس میں موجود کسی بھی حق، عنوان یا سود کو ریاستی حکومت کو 100 روپے کی فیس کی ادائیگی پر منظوری کا سرٹیفکیٹ رکھنے والے شخص کو منتقل کر سکتا ہے۔

بشرطیکہ شیڈول IV میں بیان کردہ معدنیات کے سلسلے میں کان کنی کی کوئی لیز یا اس کا کوئی حق، عنوان یا اس میں دلچسپی مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے بغیر منتقل نہیں کی جائے گی۔"

"48" تفویض کی منتقلی: کوئی بھی پراسپیکٹنگ لائسنس یا کان کنی کی لیز جس پر اس باب کی دفعات لاگو ہوں گی یا اس طرح کے لائسنس یا لیز میں کوئی حق، ملکیت یا دلچسپی اس شخص کو منتقل نہیں کی جائے گی جس کے پاس ریاستی حکومت سے منظوری کا سرٹیفکیٹ ہو اور جس کے پاس اس زمین پر اس طرح کی رعایت دی گئی ہو۔

بشرطیکہ شیڈول IV میں بیان کردہ کسی معدنیات کے سلسلے میں کوئی پراسپیکٹنگ لائسنس یا کان کنی کی لیز یا اس طرح کے لائسنس یا لیز میں کوئی حق، عنوان یا دلچسپی مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے بغیر منتقل نہیں کی جائے گی۔"

یہ قواعد مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے بغیر کوئلے کی کان کی لیز کی منتقلی پر پابندی عائد

کرتے ہیں۔ درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ یہ قواعد کان کنی کی لیز کی منظوری کو ریگولیٹ نہیں کرتے ہیں کیونکہ ' گرانٹ ' میں لیز کی منتقلی یا تفویض شامل نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ ایک خاص سیاق وسباق میں، جیسا کہ میسن، ہیرنگ اور بروکس بمقابلہ ہیرس (1) کے معاملے میں موجود تھا۔ لفظ ' گرانٹ ' میں ایک تفویض شامل نہیں ہوسکتا ہے . لیکن ہم اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ دفعہ 5 کے سیاق وسباق میں لفظ ' گرانٹ ' کا یہ تنگ مطلب ہے۔ ' گرانٹ ' کا لفظ، دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ، جائیداد کی منتقلی اور کان کنی کی لیز جائیداد ہے . مزید برآں، کان کنی کی لیز عام طور پر طویل مدت کی ہوتی ہے اوراس طرح کی لیزوں کی ذمہ داریوں کو منظّم نہ کرنے کا ارادہ نہیں ہوسکتا تھا۔ ہمیں اس نتیجے پر اس حقیقت سے تقویت ملتی ہے کہ پارلیمنٹ نے 1957 کے ایکٹ 67 کی دفعہ 13 (1) میں ' گرانٹ ' کا لفظ استعمال کرتے ہوئے سیکشن 13 (2) (1) میں خاص طور پر ان طریقوں کے بارے میں قواعد وضع کرنے کا اہتمام کیا ہے جن کے تحت پراسپیکٹنگ لائسنس یا کان کنی کی لیز منتقل کی جاسکتی ہے۔ اگر یہ قواعد مخالف ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ درخواست گزار نے ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کولیری حاصل کی۔ نتیجتاً، ان کی جائیداد میں اتنی دلچسپی نہیں ہے کہ وہ کوئلہ کانوں کے تحفظ اور حفاظت کے قواعد، 1954 کے قاعدہ 39 کے آئینی جواز کے بارے میں سوال اٹھاسکیں۔

درخواست گزار کی طرف سے زور دیا گیا ایک نکتہ اب باقی ہے، اور وہ ہے امتیازی سلوک کی درخواست۔ ان کی درخواست کے پیرا 31 میں یہ درخواست درج ذیل شرائط میں رکھی گئی ہے:

عدالت نے کہا کہ اگرچہ مدعا علیہ نمبر 2 نے درخواست گزار کو کولیری کھولنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا اور اس درخواست پر گریڈ واپس لے لیا تھا کہ گریدی علاقے سے مزید کوالٹی کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اس نے 6 جون 1959 کو کرہابیری کے اسی علاقے میں کبری بیڈ کولیری کو دوبارہ کھولنے کی اجازت دی تاکہ گریڈ IIIB کوئلہ تیار کیا جاسکے جو پچھلے تقریباً 10 سالوں سے غیر کام شدہ پڑا تھا۔ جواب دہندہ نمبر 3 کی جانب سے

کولیریوں پر کام کیا جا رہا تھا جس کی وجہ سے مؤخر الذکر کو علاقے میں اپنی (N.C.D.C's کی) سڑک استعمال کرنے کی اجازت دینی پڑی۔"

مدعا علیہ کا مقدمہ یہ ہے کہ اکتوبر 1957 میں درخواست گزار کو کانوں کو دوبارہ کھولنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا تھا جبکہ 6 جون 1959 کو کبری بیڈ کولیری کو اجازت دی گئی تھی۔ اور اس سے بھی زیادہ اہم الزام یہ ہے کہ اس کولیری کے لئے گریڈ IIIB 30,, مارچ 1963 کو مقرر کیا گیا تھا، یعنی درخواست گزار سے اس گریڈ کو واپس لینے کے پانچ سال بعد۔ گریڈ IIIB کوئلے کی مانگ پانچ سال گزرنے کے بعد آسانی سے مختلف ہو سکتی ہے، اور کول بورڈ کو 1959 اور 1963 میں موجود حقائق کی بنیاد پر کبری بیڈ کولیری کے معاملے کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل تھا۔ ان حالات میں ہم اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی امتیازی سلوک کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا ہمارے نتائج کے پیش نظر، ہم درخواست مسترد کرتے ہیں، لیکن معاملے کے حالات میں، ہم حکم دیتے ہیں کہ فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے.

اپیل میں کوئی دوسرا نکتہ پیدا نہیں ہوتا اور ہم اخراجات کے بارے میں کسی حکم کے بغیر اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document